Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم بدھ

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲	۱۴ رجب ۱۳۹۸ھ ۔ ۲۱ احسان ۱۳۵۷ہش ۔ ۲۱ جون ۱۹۷۸ء	نمبر ۱۴۰

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

قرآن کریم دائمی شریعت ہے جو دوسری سب کتابوں پر فضیلت رکھتی ہے

تلاوتِ قرآنِ مجید کی اہمیت

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :۔

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰہِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَہَّرَۃً فِیْہَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ (البیّنہ : ۳-۴)

ترجمہ :۔ اللہ (کی طرف) سے آنے والا ایک رسول جو (انہیں ایسے) پاکیزہ صحیفے پڑھ کر سناتا ہے جن میں قائم رہنے والے احکام ہیں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم :۔

عَنْ بَشِیْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ فَلَیْسَ مِنَّا۔ (ابوداؤد)

ترجمہ :۔ حضرت بشیرؓ بن عبد المنذر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن مجید خوش الحانی سے اور سنوار کر نہیں پڑھتا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام :۔

"قرآن شریف وہ کتاب ہے جس نے اپنی عظمتوں، اپنی حکمتوں، اپنی صداقتوں، اپنی بلاغتوں، اپنے لطائف و نکات، اپنے انوارِ روحانی کا آپ دعویٰ کیا ہے اور اپنا بے نظیر ہونا آپ ظاہر فرما دیا ہے۔ یہ بات ہرگز نہیں کہ صرف مسلمانوں نے فقط اپنے خیال میں اس کی خوبیوں کو قرار دے دیا ہے بلکہ وہ تو خود اپنی خوبیوں اور اپنے کمالات کو بیان فرماتا ہے اور اپنا بے مثل و مانند ہونا تمام مخلوقات کے مقابلہ پر پیش کر رہا ہے اور بلند آواز (سے) ھَلْ مِنْ مُّعَارِض کا نقارہ بجا رہا ہے۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۲۶۴ حاشیہ ۱۱)

لندن میں حضور ایدہ اللہ کی جماعتی مصروفیات کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۰ ؍جون ۔ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیرِ مقامی کی خدمت میں مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی دینی اور جماعتی مصروفیات کے متعلق حسبِ ذیل اطلاع بذریعہ کیبل گرام موصول ہوئی ہے :۔

"لندن ۱۹ ؍جون ۔ حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ ۔ حضور جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے جملہ احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، فرماتے ہیں۔

۱۸ ؍جون بروز اتوار حضور نے جماعتِ احمدیہ برطانیہ کے بہت سے احباب اور احمدی خاندانوں نیز بیرونی ممالک سے آئے ہوئے احباب کو شرفِ ملاقات بخشا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ صبح تین گھنٹے تک جاری رہا۔ علاوہ ازیں حضور دفتر میں ڈاک وغیرہ ملاحظہ فرمانے میں بھی کئی گھنٹے تک مصروف رہے۔

(مرزا انس احمد)"

احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کا حافظ و ناصر ہو اور موجودہ سفر کے ہر مرحلہ میں اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے اور حضور بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۱ ؍جون ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے، الحمد للہ ۔ احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی پتہ کے کامیاب اپریشن کے بعد تاحال راولپنڈی میں قیام فرما ہیں۔ ۱۳ ؍جون کو زخم کے ٹانکے کھول دیئے گئے تھے لیکن ابھی زخم میں درد ہے اور کافی کمزوری اور ضعف ہے۔

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے نافع الناس وجود کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

جماعتِ احمدیہ فیصل آباد کے دیرینہ اور مخلص کارکن مکرم شیخ محمد یوسف صاحب کچھ عرصہ سے بیمار ہیں احباب سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عباد اللہ گیانی منیجر الفضل ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"کیا مسیحؑ کی قبر کشمیر میں ہے؟"

سنڈے ٹیلیگراف کا ایک خصوصی مقالہ

"مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر جماعت احمدیہ انگلستان کے زیر اہتمام لندن میں ۲؍جون سے ۴؍جون ۱۹۷۸ء تک ایک سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ اس موقع پر برطانیہ کے مشہور اخبار "سنڈے ٹیلیگراف" نے اپنے جون ۱۹۷۸ء کے پہلے ہفتہ کے شمارہ میں اپنے نامہ نگار پیٹرسن فلپس کا ایک طویل مقالہ مع متعدد فوٹو گرافس شائع کیا۔ فلپس نے برطانیہ سے سرینگر جا کر اور قبر مسیح کے متعلق خود معلومات حاصل کر کے یہ مقالہ سپرد قلم کیا ہے۔ اُس کے اِس مقالہ کے بعض اقتباسات کا ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے۔

(ادارہ)

"سنڈے ٹیلیگراف" نے پیٹرسن فلپس کا یہ مقالہ "کیا مسیح کی قبر کشمیر میں ہے" کے جلی عنوان کے تحت شائع کیا ہے اور اس کے نیچے قدرے کم جلی حروف میں یہ عبارت درج کی ہے:-

"اس ہفتہ لندن کے کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ میں عیسائی دنیا سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ احمدیہ فرقہ کے ایک کروڑ افراد کے اعتقاد کے بموجب وہ اس بات پر ایمان لے آئے کہ مسیح برصغیر کی سرزمین میں مدفون ہے۔ پیٹرسن فلپس نے خود کشمیر جا کر اور براہ راست معلومات حاصل کرنے کے بعد یہ مقالہ سپرد قلم کیا ہے۔ تصاویر جولین کالڈر کی کھینچی ہوئی ہیں جو اس سفر میں اس کے ہمراہ تھا۔"

اپنے اس مقالہ میں پیٹرسن فلپس رقمطراز ہے:-

(۱) "اگر اس بات کی حیثیت (کہ مسیح کی قبر کشمیر میں ہے) قدیم زمانہ کی ایک عجیب و غریب اور انوکھی کہانی کی ہوتی تو ہم خندۂ استہزاء سے کام لے کر اسے نظر انداز کر دیتے۔۔۔۔ لیکن دنیا کے ایک کروڑ انسان جن کا تعلق ایک مسلمان فرقہ سے ہے اور جو احمدی کہلاتے ہیں اس بات کو جزو ایمان سمجھتے ہیں اور اس بات پر دلی یقین رکھتے ہیں کہ یہ (یعنی سرینگر کے محلہ خانیار میں واقع مقبرہ) واقعی مسیح کا مقبرہ ہے۔ وہ نہ صرف خود اس بات پر یقین رکھتے ہیں بلکہ چاہتے ہیں کہ ان کے علاوہ دنیا کا ہر شخص اس پر ایمان لے آئے۔ یہ بات تسلیم کرنی پڑتی ہے کہ اس موضوع پر ان سے جتنا بھی سنا جائے اتنا ہی زیادہ یہ احساس بڑھتا جاتا ہے کہ بادی النظر میں جو بات الٹی گنگا بہانے کے مترادف نظر آتی ہے وہ ایسی الٹی گنگا ہے نہیں۔

اس ہفتہ کے اواخر میں جماعت احمدیہ نے کینگسٹن میں واقع کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ کی عمارت کرایہ پر حاصل کی ہے تا کہ وہ اس میں ایک سہ روزہ کانفرنس منعقد کر سکیں اور اس کے ذریعہ عیسائی دنیا کے سامنے جو فی زمانہ بے اعتقادی کی شکار ہے اپنے اس نظریہ کو پیش کر سکیں۔ انہوں نے آثار قدیمہ کے ماہرین، دینی علوم میں دسترس رکھنے والوں اور مستشرقین کی ایک جماعت اکٹھی کی ہے جو اس امر کے مؤید ہیں کہ جب مسیح کو صلیب پر سے اُتارا گیا تھا تو وہ زندہ تھے بعد میں وہ ہمالیہ کے دامن میں واقع وادیٔ کشمیر کی طرف ہجرت کر گئے جہاں پہلے سے یہودیوں کی ایک جمعیت موجود تھی۔ اور ان سب ماہرین سے اُوپر اور بلند و بالا فرقہ احمدیہ کے روحانی سربراہ اعلیٰ خلیفۃ المسیح (حضرت مرزا ناصر احمد) کی سفید ریش بزرگ شخصیت ہے جو ایک زمانہ میں بے لئیل (آکسفورڈ) میں ایڈورڈ ہیتھ کے ہمراہ تعلیم حاصل کرتے رہے تھے آپ بھی مذکورہ کانفرنس میں تقریر فرمائیں گے۔"

(۲) "احمدیوں کے نزدیک دو چیزیں بہر طور قبول کئے جانے کے قابل ہیں۔ اول یہ کہ اگر سرینگر کی ایک گلی کے کونہ میں مسیح مدفون ہیں تو پھر یروشلم میں نہ ان کی موت واقع ہوئی اور نہ وہ مر کر جی اُٹھے۔ دوسرے یہ کہ اگر وہ صلیب کی اذیت سے بچ نکلے تھے اور مرنے سے پہلے ہی ہوش میں آ گئے تھے تو پھر یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ جانب مشرق سفر کرتے ہوئے وادیٔ کشمیر میں چلے آئے اور سالہا سال بعد انہوں نے وفات پائی۔ مگر عیسائیوں کے نزدیک یہ دونوں باتیں اگر کفر نہیں تو بھی معقولیت سے عاری ضرور ہیں لیکن کچھ عیسائی جو اتنے کٹر نہیں ہیں جدید سائنسی علم کی روشنی میں اس بارہ میں بحث کرتے رہتے ہیں کہ صلیب پر لٹکائے جانے اور مر کر جی اُٹھنے کے واقعہ کی اصلیت کیا ہے اور مسیح پر اُس وقت کیا بیتی تھی۔

بھلا ہو ٹیورن میں محفوظ مقدس کفن کے بارہ میں سائنسی تحقیق کا جو اس بحث میں گرما گرمی اور شدت پیدا کرنے کا موجب ہوئی ہے۔ کفن کی فراہم کردہ شہادت سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ اگر صلیب پر سے اُتارے جانے کے بعد مسیح کو اس چادر میں لپیٹا گیا تھا تو لپیٹے جانے کے وقت ان کا دوران خون کا نظام بدستور کام کر رہا تھا۔ دل کا ایسی حالت میں ہونا کہ وہ خون کو جسم کے مختلف حصوں میں پمپ کر سکے اور جس کے نتیجہ میں زخموں سے خون نکل نکل کر کفن پر دھبے ڈال سکے اس سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ جدید طبی اصطلاح کی رُو سے مسیح اس وقت زندہ تھے۔ عیسائی عقائد میں یہ رخنہ یا شگاف بعینہٖ وہ امر ہے جسے احمدی مسلمان اور وہ تمام لوگ جو مقبرہ مذکور کو مسیح کا مقبرہ تسلیم کرتے ہیں سالہا سال سے سننے کے منتظر تھے۔ اپنے پیغام کو براہ راست دوسروں تک پہنچانے کے لئے انہوں نے تعلقات عامہ کی ایک فرم کی خدمات حاصل کی ہیں، پریس کانفرنسوں کا اہتمام کیا ہے اور ابلاغ عامہ کے ہر جدید طریقہ سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کی ہے۔

لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ یہ سب کچھ کس غرض کے ماتحت کر رہے ہیں۔ ان کا اس سارے معاملہ سے کیا تعلق ہے؟۔ جدید پاکستان میں سے بیرونی دنیا میں پہنچنے والا یہ راسخ العقیدہ مسلم فرقہ اپنے نقطۂ نظر کو لندن میں عام کرنے کیلئے یہ سب جدوجہد کیوں کر رہا ہے؟

۔۔۔۔۔ دوسروں کو مسلمان بنانے میں احمدی بڑے مستعد اور پُرجوش واقع ہوئے ہیں۔ وہ اسلام کے پیغام کو کرۂ ارض کے چاروں اطراف میں پہنچانے میں بہت گرمجوشی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس کام کی انجام دہی میں وہ ان نوجوانوں کی تبلیغی سرگرمیوں سے استفادہ کرتے ہیں جو اپنی زندگیاں جماعتی خدمات بجا لانے کے لئے وقف کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ ان نوجوانوں کو معقول حد تک اخراجات دیئے جاتے ہیں۔

جماعت کے ہر رکن کی مجموعی آمد کا سولہواں حصہ جماعت کے بیت المال میں جمع ہوتا ہے۔ بہت سے لوگ اس سے بھی زیادہ رقم وقف کر دیتے ہیں۔ ایسے بھی ہیں جو اپنی آمدنی کا تیسرا حصہ بطور چندہ دے ڈالتے ہیں۔ ملک کے اندر بعض مالدار پاکستانی اور ملک سے باہر بھی بعض اچھے متمول لوگ اس جماعت میں شامل ہیں۔"

(۳) "اس جماعت میں گرمجوشی کی آئینہ دار خاندانی قربت کا احساس بہت نمایاں ہے۔ اس کے موجودہ سربراہ جو خلیفہ کے معزز لقب سے ملقب ہیں بانیٔ جماعت کے پوتے ہیں۔ بانیٔ جماعت کے وصال کے بعد تیسرے سربراہ کی حیثیت سے وہ خلیفۃ المسیح الثالث کہلاتے ہیں۔ ان کے والد دوسرے خلیفہ تھے۔ ان کے چھوٹے بھائی بیرونی مشنوں کے محکمہ کے انچارج ہیں۔ یہ محکمہ بیرونی ملکوں میں تبلیغ اسلام پر دو کروڑ روپیہ سالانہ خرچ کرتا ہے۔ دنیا بھر میں ۵۲۵ مساجد تعمیر کی جا چکی ہیں۔ صرف مغربی افریقہ میں ہی یہ جماعت اٹھارہ ۱۸ ہسپتال یا طبی مراکز اور سترہ سیکنڈری سکولز چلا رہی ہے۔

بانیٔ جماعت احمدیہ کا یہ دعویٰ تھا کہ وہ دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک کیا عیسائی دنیا اور کیا مسلم دنیا ہر جگہ ہی روحانی اقدار پامال ہو چکی ہیں۔ انہوں نے ۱۸۹۰ء میں اپنے پیغام کی اشاعت شروع کی۔ انہوں نے بے دینی کے خلاف جہاد کا اعلان کیا لیکن یہ جہاد تلوار کا نہیں بلکہ قلم اور زبان کا جہاد تھا۔ وہ قلم کے دھنی تھے۔ چنانچہ انہوں نے بے شمار کتابیں تصنیف کیں۔ آج بھی چھاپہ خانوں کا قیام احمدیوں کی ترجیحات میں سرفہرست ہے۔ بیرونی مشنوں کا محکمہ ۲۲ ماہوار رسالوں کو کنٹرول کرتا ہے جو دنیا کے مختلف حصوں میں شائع ہوتے ہیں۔ قرآن کا دنیا کی درجنوں زبانوں میں ترجمہ کیا جا چکا ہے ان میں ایسپرانٹو زبان بھی شامل ہے۔۔۔۔

حافظ مرزا ناصر احمد کا کہنا یہ ہے کہ موجودہ دور بے حد اہم ہے۔ وقت کے ضیاع کی قطعاً گنجائش نہیں بالخصوص آئندہ پچیس سال بے انتہا اہمیت کے حامل ہیں کیونکہ اس عرصہ میں ایک روحانی انقلاب دنیا میں رونما ہونے والا ہے۔

برطانیہ میں ایک احمدیہ مسجد ۱۹۲۴ء سے قائم ہے جو جنوب مغربی لندن میں گریسن ہال روڈ پر واقع ہے۔ اس کی چھوٹی چھوٹی شاخیں سارے برطانیہ میں قائم ہیں۔ برطانیہ میں احمدیوں کی تعداد دس ہزار کے قریب ہے۔ موجودہ امام مسٹر بی اے رفیق۔ بہت شائستہ اور پرکشش شخصیت کے مالک ہیں۔ ان کا زمیندار خاندان شمال مغربی سرحدی علاقہ میں انگریزی فوجوں کا مقابلہ کیا کرتا تھا۔ برطانیہ کی مقامی آبادی میں سے ہنوز بہت تھوڑے لوگوں نے اسلام (باقی صفحہ ۳ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کا پہلا مطالبہ ــــ "سادہ زندگی"

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات

مرتبہ: مکرم مولانا سید احمد علی صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد (مقامی) ربوہ

تحریک جدید کی غرض وغایت:

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اسلام کے "احیاء" کیلئے جو تحریک جاری فرمائی۔ اس کا نام "تحریک جدید" ہے۔ کیونکہ حضور کے الفاظ ہیں:-

"تبلیغ و تعلیم و تربیت وہ نہایت ہی اہم کام ہیں اور انہی دو اہم کاموں کو تحریک جدید میں مدنظر رکھا گیا ہے تعلیم و تربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے سادہ غذا، سادہ لباس، خود اپنے ہاتھ سے کام کرنا، سینما کا ترک، یتیموں کی امداد، بورڈنگ تحریک جدید، وقف وغیرہ کام تجویز کئے گئے ہیں ان میں سے تمام باتیں ایسی ہیں کہ جن کو کسی وقت بھی ترک نہیں کیا جا سکتا۔ بعض امور وہ صورت میں ہی ہر وقت قابل عمل رہیں گی اور انہیں کسی صورت میں بھی چھوڑا نہیں جا سکتا لیکن بعض ایسی حالات کے ماتحت کچھ تبدیلیاں ہو سکتی ہیں۔"

(خطبہ جمعہ ۱۸ر نومبر ۱۹۴۲ء مندرجہ الفضل جلد ۲۶ صفحہ ۳)

مطالبات کا خلاصہ:

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:-

"ان مطالبات کا خلاصہ چار باتیں ہیں۔ اول جماعت کے افراد میں عملی زندگی پیدا کرنا۔ خصوصاً نوجوانوں کے اندر بیداری اور عملی جوش پیدا کرنا۔ دوسرے جماعت کو مال کو بیجا بچانے کی بجائے مالی بوجھ سے ذاتی قربانیوں پر زیادہ رکھنا۔ تیسرے جماعت میں ایک ایسا فنڈ تحریک جدید کا قائم کر دینا جس کے نتیجہ میں تبلیغ کے کام میں مالی پریشانیاں روک پیدا نہ کریں۔ چوتھے جماعت کو تبلیغی کاموں کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دلا دینا۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت اپریل ۱۹۳۹ء صفحہ ۳۰)

تحریک جدید کی غرض:

فرمایا کہ:-

"تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آ جائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور اپنی عمریں اسی کام میں لگا دیں۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۶ر دسمبر ۱۹۴۲ء)

تحریک جدید الٰہی تحریک ہے:

حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:-

"اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔"

اور فرمایا:-

"پس اللہ تعالیٰ اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا نہیں کیونکہ یہ کام اسی کا ہے اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں۔ فقط میرے ہیں لیکن حکم اسی کا ہے۔"

(خطبہ جمعہ مندرجہ الفضل جلد ۳۰ صفحہ ۳)

تحریک جدید میں شمولیت کی اہمیت:

حضور فرماتے ہیں کہ:-

"گو اس تحریک میں شامل ہونا اختیاری ہوگا مگر جو شخص اس میں شامل ہو کر اس کی اہمیت مدنظر رکھتے ہوئے اور اخلاص کے ماتحت شامل نہیں ہوگا کہ خلیفہ نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہان میں پکڑا جائے گا۔"

"میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے میری اس تحریک پر آگے آئیگا اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کی زندہ آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھویا جائے گا۔"

(خطبہ جمعہ ۹ر نومبر ۱۹۳۴ء)

سادہ زندگی:

سب سے پہلا مطالبہ حضور نے "سادہ زندگی" کا کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

"اس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے اس لئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں اور اخراجات کم کر دیں تاکہ جس وقت قربانی کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے وہ تیار ہوں۔ قربانی کے لئے صرف تمہاری نیت ہی فائدہ نہیں دے سکتی جب تک تمہارے پاس سامان بھی مہیا نہ ہو۔ ایک نابینا جہاد کا کتنا ہی شوق رکھتا ہو اس میں شامل نہیں ہو سکتا۔ ایک غریب آدمی اگر زکوٰۃ دینے کی خواہش بھی کرے تو نہیں دے سکتا۔ ایک مریض کی خواہش خواہ کس قدر زیادہ ہو روزے نہیں رکھ سکتا۔ پس اگر سامان نہ ہوں تو ہم وہ قربانی کسی صورت میں بھی پیش نہیں کر سکتے جس کی ہمیں خواہش ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک سادہ زندگی اختیار کرے تاکہ وقت آنے پر وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کر سکے اور اگر اس کا موقعہ نہ آئے تو بھی خدا تعالیٰ سے کہہ سکے کہ ہم نے جو کچھ جمع کیا تھا اگرچہ وہ ملا تو ہماری اولاد کو ہی لیکن ہم نے اس دین کے واسطے قربانی کی نیت سے جمع کیا تھا۔"

(الفضل ۱۲ر جون ۱۹۳۵ء)

سادہ زندگی کی حکمت:

فرمایا:- "سادہ زندگی کی تحریک کوئی معمولی نہیں بلکہ دراصل دنیا کے آئندہ امن کی بنیاد اسی پر ہے۔"

(الفضل جلد ۲۴ ص ۹۱)

فرماتے ہیں کہ:-

"ایک کھانا کھانے اور سادہ لباس پہننے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس طرح امارت اور غربت کا سوال جاتا رہتا ہے۔" (الفضل ۸ر فروری ۱۹۳۶ء)

"نیز یہ کہ جب مشکلات کا وقت آئے تو نہ کھانے کی روک ہماری جماعت کی راہ میں حائل ہو اور نہ لباس کی روک تکلیف میں مبتلا کر سکے بلکہ وہ یہ خیال کریں کہ اگر ہمیں وطن چھوڑنا پڑا ہے تو ہم پہلے ہی وطن چھوڑنے کے عادی ہیں اور اگر کھانے یا لباس میں دقتیں حائل ہیں تو ہم پہلے ہی تھوڑا کھانے اور سادہ لباس پہننے کے عادی ہیں وہ خوشی اور دلیری سے مشکلات کا مقابلہ کریں گے اور اپنے دل میں گھبراہٹ اور تکلیف محسوس نہیں کریں گے۔"

(الفضل ۵ر فروری ۱۹۳۶ء)

سادہ زندگی روحانی ترقی کا ذریعہ ہے:

فرمایا:- "میں نے جماعت کو سادہ زندگی اختیار کرنے کو کہا ہے اور سادہ زندگی بسر کرنا فرض نہیں نفلی ہے یعنی جو چاہے اختیار کرے اور جو چاہے نہ کرے۔ مگر میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس کے بغیر جماعت میں قربانی کا صحیح مادہ کسی صورت میں بھی پیدا نہیں ہو سکتا اور نہ ہی روحانیت کا اعلیٰ مقام حاصل ہو سکتا ہے اور اگر تم سمجھو کہ اس کے بغیر تم روحانیت کا مقام حاصل کر سکو گے تو یہ نفس کو دھوکا دینے والی بات ہے۔ بے شک یہ نفلی قربانی ہے مگر بعض نفلی قربانیاں بھی بہت بڑی اہمیت رکھتی ہیں جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نوافل کے ذریعہ ہی خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو سکتا ہے پس یہ نہیں کہ اگر جو شخص سادہ زندگی اختیار نہیں کرتا وہ احمدی نہیں مگر میں یہ ضرور کہوں گا کہ وہ اعلیٰ مقام حضوری من اللہ سے بالکل محروم رہ کر اس کا ایمان ضائع ہو جائے۔ علاوہ ازیں سادہ زندگی کے اختیار نہ کرنے کے نتیجہ میں نہ وہ اخوت پیدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوگی۔ جس سے روحانی سلسلے ترقی کرتے ہیں اور نہ غربت و امارت کا امتیاز دور ہو گا۔"

(خطبہ جمعہ ۲۶ رمئی ۱۹۳۶ء مندرجہ الفضل جلد ۲۴)

سادہ زندگی کے مطالبہ کا مقصد:

"ہمیشہ ایک کھانا کھاؤ۔ میرا مطلب یہ تھا کہ جب انسان ایک کھانا کھائیگا تو لازمی طور پر وہ ایسا ہی کھانا کھائے گا جس سے اس کا پیٹ بھرے یہ تو نہیں ہو سکتا کہ وہ ایک کھانا بھی کھائے اور پھر وہ کھانا ایسا ہو جو صرف زبان کے ذائقہ کے لئے ہو پیٹ بھرنے کے لئے کافی نہ ہو مثلاً چٹنیاں اور مربے ایسی چیزیں ہیں جن پر انسان گزارہ نہیں کر سکتا۔ یہ صرف زبان کے ذائقہ کے لئے ہوتی ہیں۔ اسی طرح ایک کھانا کھانے کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان ان کھانوں کو چھوڑ دیتا ہے جو محض زبان کے ذائقہ کے لئے ہوتے ہیں، پیٹ بھرنے کے لئے نہیں ہوتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس ذریعہ سے ہمارے لئے ایسی آسانی پیدا کر دی ہے کہ جو بات امراء (یا پیسہ والوں) کے لئے تکلیف کا موجب ہے وہ ہمارے لئے نہ صرف تکلیف کا موجب نہیں بلکہ ہم اسے عیش قرار دیتے ہیں۔"

اور فرمایا:-

"دنیا میں اس قسم کے زمانے بھی آتے رہتے ہیں اس لئے انہیں عارضی طور پر بلکہ مستقل طور پر اپنی عادتوں میں ایسا تغیر پیدا کرنا چاہیئے اور اپنے حالات زندگی میں ایسی سادگی اختیار کرنی چاہیئے کہ زمانہ کا رنگ کیسا ہی بدل جائے انہیں کوئی دکھ اور تکلیف محسوس نہ ہو۔"

(خطبہ جمعہ ۳۰ راپریل ۱۹۴۳ء مندرجہ الفضل جلد ۳۱ صفحہ ۱۲۱)

سادہ زندگی اور محبت اسلام:

تحریک جدید کے بانی سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"آج اسلام کے لئے قربانیوں کا زمانہ ہے اور ایسا زمانہ ہے کہ ہمیں چاہیئے کہ اسلام کی خاطر قربانی کرنے کی غرض سے جائز خواہشات کو بھی جہاں تک چھوڑ سکیں چھوڑ دیں۔ جب تک ایسا نہ کیا جائے اسلام کو ترقی حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس جن لوگوں کے قلوب میں محبت ہے۔ اسلام کی خدمت کا احساس ہے۔ ان کو چاہیئے کہ وہ اپنی زندگیوں کو سادہ بنائیں اور ایسا بنائیں کہ زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام کرنے کے قابل ہو سکیں اور دنیا میں حقیقی مساوات قائم کر سکیں جس کے بغیر دنیا میں کوئی امن قائم نہیں ہو سکتا۔"

(خطبہ جمعہ ۸ دسمبر ۱۹۴۴ء)

نیز فرماتے ہیں کہ:-

"سادہ زندگی کے بغیر ہم آنے والی جنگ کے لئے تیار نہیں ہو سکتے ہمارے ایمان کی اس میں آزمائش ہے عورتوں اور بچوں کو خصوصاً اس طرف توجہ دلائی جائے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۶ رمئی ۱۹۳۶ء الفضل جلد ۲۳ صفحہ ۲)

ایک ضروری ارشاد:

پھر اپنی جماعت کو ارشاد فرمایا کہ:-

"تکالیف کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ سادہ غذا کھاؤ اور جو اس ہدایت سے منہ موڑے تم اس سے منہ موڑ لو اور اس سے صاف کہہ دو کہ آج میرے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں۔"

(خطبہ جمعہ یکم نومبر ۱۹۳۵ء)

اور فرمایا:-

"جب وہ ایک سے زیادہ سالن کی قربانی نہیں کر سکتا تو کس طرح امید کی جا سکتی ہے کہ جان قربان کریگا ایسا شخص فریب خوردہ ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۵ رنومبر ۱۹۳۵ء مندرجہ الفضل جلد ۲۳ صفحہ ۳)

روحانی ترقی کا ذریعہ:

فرمایا کہ:-

"کم خوری، کم گوئی اور کم سونا یہ روحانی ترقیات کے لئے اولیاء الٰہی ضروری بتاتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ ۵ر فروری ۱۹۳۷ء)

(باقی)

دعائے نعم البدل

میرا بیٹا عامر فرزند بھٹی ۸ رجون بروز جمعرات بوقت نماز فجر دو سال کی عمر میں بقضائے الٰہی فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور نعم البدل سے نوازے آمین۔

(امانت اللہ بھٹی حال ۸۶ دارالصدر ربوہ)

قابل توجہ مجالس انصاراللہ

زعمائے کرام مجالس انصاراللہ حسب ذیل امور کا جائزہ لیں کہ:-

(۱) آپ نے سال رواں کا بجٹ انصاراللہ مرکز میں بھجوا دیا ہے؟

(۲) بجٹ کے مطابق ہر ماہ تدریجی وصولی کا باقاعدہ انتظام ہے؟

(۳) چندہ انصاراللہ کی وصولی شدہ رقم ہر ماہ مرکز میں بھجوائی جاتی ہے؟

(۴) ماہ رواں کے آخر میں پانچ ماہ کا تدریجی بجٹ سو فیصد ادا ہو جائے گا؟

ان امور میں سے اگر کوئی کمی ہے تو براہ کرم ماہ رواں میں اس کمی کو پورا فرما کر ممنون فرمائیں۔

(قائد مال مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم چوہدری سردار خان صاحب چیمہ سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن و نصرت جہاں ریزرو فنڈ ضلع گوجرانوالہ پچھلے ماہ ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے تھے۔ گو اب زخم ٹھیک ہیں لیکن کمزوری اور بڑھاپے کی نقاہت کی وجہ دیگر عوارض میں بھی مبتلا ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین!

(ہدایت اللہ ناصر چیمہ متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

(۲) خاکسار کے والد صاحب عرصہ چھ ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی جلد صحت یابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ظہیر احمد کارکن امور عامہ۔ ربوہ)

(۳) میرا بچہ حسن کا آپریشن سول ہسپتال فیصل آباد میں ۶ رجون کو ہوا تھا۔ تا حال ہسپتال میں داخل ہے۔ زخم ابھی تک ٹھیک نہیں ہوا احباب بچہ کی جلد صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمود احمد سعید۔ دارالصدر جنوبی۔ ربوہ)

(۴) مکرم ماسٹر مولاداد صاحب محلہ دارالیمن شرقی ربوہ کی اہلیہ محترمہ کا پتہ کا آپریشن ہوا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ تا حال بہاولپور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(منظور حسین انسپکٹر تحریک جدید)

(۵) خاکسار کی اہلیہ ایک ماہ سے آنکھوں کی بیماری کے باعث ڈسکہ چیمہ ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی آنکھ کا آپریشن ہو چکا ہے تمام احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آنکھوں کی بینائی بحال فرمائے۔

(عبدالرب غیرت۔ انسپکٹر بیت المال ضلع شیخوپورہ)

(۶) میرے والدین بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(بشارت احمد رانا۔ چک عبداللہ۔ بہاول نگر)

دعائے مغفرت

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی نبی بخش صاحب سابق پھمبیاں ضلع ہوشیارپور حال ساکن چک ۸۹ ج ب رتن تحصیل و ضلع فیصل آباد بقضائے الٰہی مورخہ ۳۱ رمئی ۱۹۷۸ء بروز جمعہ سیلی داغ مفارقت دے کر اپنے مولا کریم سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم غالباً ۱۸۸۳ء میں پھمبیاں ضلع ہوشیارپور میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۰۳ء میں بذریعہ خط بیعت کا شرف حاصل کیا۔ ۱۹۰۴ء میں قادیان جا کر حضرت مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ جماعت احمدیہ چک ۸۹ ج ب رتن کے امام الصلوٰۃ تھے۔ زیادہ وقت مسجد میں ہی گزارتے۔ تبلیغ دین کا بے حد شوق تھا۔ چک ۸۰ ج ب سرشمیر روڈ سے بھی احباب کثرت سے تشریف لائے ساڑھے ۴ بجے شام جنازہ مربی سلسلہ سرشمیر روڈ نے پڑھایا جس کے بعد تابوت ۸ بجے شام ربوہ لایا گیا نماز عشاء کے بعد محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ رات دس بجے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ نے ایک بیٹا ۳ پوتے اور ۳ پوتیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو [illegible] اور ان کو مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (ناصر [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا مسیح کی قبر کشمیر میں ہے؟ (بقیہ صفحہ ۲)

قبول کیا ہے۔ شراب اور اسی قسم کی دوسری چیزوں سے بکلی اجتناب، پردہ، نماز اور ذکر الٰہی وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جو اہلِ برطانیہ کے ثقافتی مزاج سے دُور کا بھی تعلق نہیں رکھتیں تاہم احمدیوں کا کہنا یہ ہے کہ اسلام کے وہاں غالب آنے میں وقت لگے گا۔ وقت آئے گا کہ برطانیہ ایسے مذہب کی تلاش میں سرگرداں ہوگا جو اُن کے رُوحانی خلاء کو پُر کر سکے۔ وہ مذہب جو اُن کے رُوحانی خلاء کو پُر کرے گا اسلام ہی ہوگا۔"

(۴) "اگر مسیح کے صلیب سے زندہ اُترنے اور کشمیر کی طرف ہجرت کر جانے سے متعلق احمدیوں کے دلائل کو تسلیم بھی کر لیا جائے اگرچہ بائبل اور دعا کی کتاب کو ردّ کرنے کے بعد ہی ایسا ممکن ہو سکتا ہے تو بھی یہ سوال باقی رہتا ہے کہ مسیح کو کیا پڑی تھی کہ اُس نے کشمیر کی طرف ہجرت کی اور بقیہ زندگی وہاں گزاری؟ احمدیوں کے پاس اِس سوال کا جواب بھی ہے۔ سر محمد ظفر اللہ خان نے مجھے بتایا کہ "اسرائیل کے بارہ قبائل میں سے صرف دو قبیلے جو وہاں آباد تھے جہاں کہ صلیب کے واقعہ تک مسیح نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ گزارا۔ مسیح نے خود اِس بات کی طرف اشارہ کیا تھا کہ انہیں بنی اسرائیل کے دوسرے قبائل تک بھی خدا کا پیغام پہنچانا ہے۔ وہ قبائل کہاں تھے؟ وہ ایشیا میں شمال مشرق کی جانب شام، ایران، افغانستان اور کشمیر میں آباد تھے۔"

یہ ایک حقیقت ہے کہ کشمیریوں کا ایک قبیلہ جو گوجر کہلاتا ہے انہیں دیکھ کر آج بھی یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا وہ براہِ راست مصوّرِ بائبل کی کسی تصویر میں سے نکل کر ہمارے سامنے آ کھڑے ہوئے ہیں۔

سنسکرت اور فارسی لٹریچر کا گہرا مطالعہ کرنے والے محققین نے بھی مسیح کے کشمیر میں آنے کے نظریہ کی تائید میں بعض حوالے ڈھونڈ نکالے ہیں۔ ۱۱۵۰ عیسوی کی ایک کتاب "بھوشیہ مہا پوران" نامی سابق مہاراجہ کشمیر کی لائبریری سے دستیاب ہوئی۔ اس میں مرقوم تھا کہ ۷۸ عیسوی میں شالباہن نامی ایک راجہ کی ایک بہت پُر وقار بزرگ شخصیت سے ملاقات ہوئی۔ وہ بزرگ سفید لباس پہنے پہاڑوں میں ایک جگہ بیٹھے تھے۔ اُن کا رنگ زردی مائل گندمی تھا۔ اُن بزرگ نے کہا مجھے یسوع (؟) میں خدا کا بیٹا ہوں اور کنواری کے بطن سے پیدا ہوا ہوں۔ انہوں نے محبت، سچائی اور پاکیزگی قلب کو اپنا مسلک قرار دیا اور کہا اِسی سبب سے مَیں مسیح کہلاتا ہوں۔ اِسی طرح قدیم فارسی تواریخ میں ایک یوز آسف نامی نبی کا ذکر آتا ہے جو کسی بیرونی مُلک سے کشمیر میں آیا تھا۔ وہ خلوص، پاکیزگی اور پرہیزگاری کی تعلیم دیتا تھا۔ یوز آسف نام کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ ایک عبرانی نام ہے جس کے معنی ہیں "اکٹھا کرنے والا مسیح"۔

(۵) "احمدیوں کا کہنا یہ ہے کہ سری نگر کے مقبرہ کے بارہ میں اِسی طرح سائنسی بنیادوں پر تحقیق ہونی چاہیئے جس طرح ٹیورن میں محفوظ کفن کے بارہ میں کی گئی ہے۔ ابلاغ عامہ کے جدید طریقوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اِن دو قلعہ شکن گرزوں (یعنی ٹیورن میں محفوظ و اسپے مقدس اور کشمیر میں یوز آسف نبی کا مقبرہ) کے ذریعہ احمدی دنیائے عیسائیت کی دیواروں میں شگاف ڈال کر وہ کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں جو پہلے مسلمان طاقت کے بل پر حاصل نہیں کر سکے تھے۔ احمدی جو اثر انگیزی کی صلاحیت رکھتے ہیں خود بھی اتنے ہی دلچسپ ہیں جتنا کہ ان کا پیغام اپنی ذات میں دلچسپی کا حامل ہے۔"

(سنڈے ٹیلیگراف، لندن
مورخہ ۴ جون ۱۹۷۸ء)

مرکزی امتحانات اطفال کے پرچے جلد بھجوائیں

اطفال کے مرکزی امتحانات مئی ۱۹۷۸ء میں منعقد ہو چکے ہیں۔ حل شدہ پرچے جلد ارسال فرمائیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مقابلہ مضمون نویسی

امسال مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان ہے:۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سفرِ ہجرت مدینہ تک۔"

الفاظ کی تعداد:۔ ۸ ہزار سے ۱۰ ہزار تک۔
آخری تاریخ :۔ ۳۱ جولائی ۱۹۷۸ء

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

قائدین اضلاع: اپنے ضلع کی مجالس کے انتخاب۔ فہرست تجنید، تشخیص بجٹ کی تکمیل کر کے جلد مرکز کو ارسال فرمائیں۔ (معتمد)

قائدین کرام

سے درخواست ہے کہ وہ خدام کو صد سالہ جوبلی منصوبہ کے پروگرام عبادات پر عمل پیرا ہونے کی بار بار تحریک فرماتے رہیں۔

مہتمم تربیت
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حکیم نظام جان صاحب (مرحوم) کے

مشہور مجربات

۱۹۱۱ء سے شہرۂ آفاق

حب اٹھرا	مکمل کورس	پچیس روپے
نرینہ اولاد گولیاں	"	تیس روپے
زوجام عشق	(ایک ماہ کیلئے)	تیس روپے

حکیم عبدالحمید
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹۰۱ء
فون: ۷۴۸۴۴
ربوہ۔ فون: ۶۳۸

شارٹ ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کام کے لئے محکمہ انہار کے منظور شدہ ٹھیکیداران سے جنہوں نے سال رواں (۷۸-۱۹۷۷) کی فیس جمع کرا دی ہو۔ کمپوزٹ شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۴ء پر دوبارہ ٹنڈر مورخہ ۲۶/۶/۷۸ بوقت گیارہ بجے دن کو مطلوب ہیں۔ دیگر شرائط میں کوئی تبدیلی نہیں جو کہ سابقہ ٹنڈر نوٹس معرفت اخبار نوائے وقت اور دیگر مورخہ یکم جون ۱۹۷۸ء کے ذریعہ چھپ چکی ہیں۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینہ مقدار	تخمینہ لاگت	زر ضمانت	میعاد
۱	کیرج آف بجنگ سٹون از سکھانوالی کوارٹری تا تریموں بیراج سائیڈز بذریعہ سڑک	۲،۷۰ لاکھ مکعب فٹ	۵،۹۰،۰۰۰/- روپے	۲۰۰۰/- روپے	۱۵ دن

نوٹ:۔ پتھر کوارٹری سے اٹھایا جائے گا اور ٹھیکہ صرف کیرج کا ہوگا۔

مہتمم انہار تریموں بیراج ڈویژن تریموں

IPL 3201

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عشرہ وقفِ جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو اور اپنی محبوب جماعتوں کو نئی راہیں بتاتا ہے اور انہیں نئے طریقے سکھاتا ہے۔ نئے نئے طریقوں سے انہیں ترقی دیتا چلا جاتا ہے ... چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی ایک طریقہ یا سبیل یا ایک راہ یا ایک صراط "وقفِ جدید" کی شکل میں ہمارے سامنے رکھی ہے۔ اور وقفِ جدید کی رُوح یہ ہے کہ وقف کی رُوح کے ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت میں وسعت پیدا کی جائے۔"

(خطبہ جمعہ ۷ر جنوری ۱۹۷۲ء)

امرائے کرام اور صدر صاحبان سے التماس ہے کہ براہِ مہربانی حسبِ فیصلہ شوریٰ ۱۹۷۸ء یکم جولائی سے ۱۰ر جولائی تک مقامی جماعتوں میں وقفِ جدید کا عشرہ منایا جائے اور درجِ ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ دی جائے:-

۱۔ احبابِ جماعت کے سامنے وقفِ جدید کی اہمیت اور افادیت بار بار بیان کی جائے۔

۲۔ چندہ وقفِ جدید کی اقل شرح ۱۲/- روپے سالانہ ہے۔ وقفِ جدید خدا تعالیٰ کی سکھائی ہوئی ترقی کی سبیل ہے۔ لہٰذا کوشش کی جائے کہ جماعت کا کوئی فرد اس کے مالی جہاد میں حصہ لینے کے ثواب سے محروم نہ رہے۔

۳۔ صاحبِ حیثیت بھائیوں اور بہنوں کو ترغیب دی جائے کہ وہ ۵۰۰/- روپے یا ۱۰۰۰/- روپے یا حسبِ توفیق اس سے زائد چندہ دے کر وقفِ جدید کے معاونینِ خصوصی میں شمولیت اختیار فرمائیں۔

۴۔ جو جماعتیں ابھی تک شامل نہیں ہیں انہیں بھی ضلعوار نظام کے ذریعہ وقفِ جدید کے مالی جہاد میں شامل ہونے کی ترغیب دی جائے۔

۵۔ چندہ وقفِ جدید کی وصولی کی طرف خاص توجہ دی جائے اور جمع شدہ رقوم بلا تاخیر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کی جائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

لجنات اماء اللہ کا امتحان

تمام لجنات کو تینوں معیاروں کے امتحانات کے پرچہ جات ارسال کئے جا چکے ہیں۔ صدروں سے درخواست ہے کہ وہ ۳۰ر جون کو مقررہ وقت پر پرچے اپنے ہاں امتحان لے کر جوابی کاپیاں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو ارسال کر دیں۔ خیال رہے کہ ہر لجنہ کی صدر اپنی نگرانی میں امتحان لے۔ کتابیں کھول کر پرچہ کرنے کی اجازت نہیں ہوگی اور نہ ہی مقررہ تاریخ کے بعد امتحان لینے کی اجازت دی جائے گی۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلانِ نکاح

میرے چھوٹے بھائی عزیزم سید عبد العزیز صاحب رضوی ابن مکرم نواب سید عبد المومن صاحب رضوی مرحوم کا نکاح عزیزہ امۃ النور منصورہ صاحبہ بنت مکرم محمد شریف صاحب عزیز آباد کراچی کے ساتھ مبلغ چھ ہزار روپے حق مہر پر ۱۶ر جون ۱۹۷۸ء کو احمدیہ ہال کراچی میں مکرم مولوی عبد السلام صاحب طاہر مربی سلسلہ کراچی نے پڑھا۔

احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

(سید عبد الباقی رضوی کراچی)

زعماء کرام انصار اللہ سے التماس

انصار اللہ کا مالی سال یکم جنوری سے شروع ہو کر ۳۱ر دسمبر کو ختم ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے سالِ رواں کا چھٹا مہینہ گزر رہا ہے۔ زعماء کرام سے التماس ہے کہ ماہِ رواں میں مذکورہ لحاظ سے اپنے بجٹ کی کم از کم نصف رقم وصول کر کے ارسال فرما دیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

احمدی جماعتوں اور حفاظ صاحبان کیلئے ضروری اعلان

ماہِ ظہور ۱۳۵۷ ہش بمطابق اگست ۱۹۷۸ء کے پہلے عشرہ میں امسال رمضان المبارک کی آمد متوقع ہے۔ ان ایام میں جہاں دن کے وقت قرآن کریم کا درس ہوگا وہاں انشاء اللہ العزیز نمازِ عشاء کے بعد نماز تراویح میں اس مقدس اور پاک کلام کو سنانے کا مساجد میں انتظام ہوگا۔

تمام حفاظ صاحبان جو خدا تعالیٰ کے اس پاک کلام کو خلوص کے ساتھ سنانے کے متمنی ہوں اور وہ جماعتیں جو ایسے مخلص حفاظ کو اپنے ہاں بلا کر کلامِ پاک سننے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی اپنی درخواستیں نظارت اصلاح و ارشاد میں بھجوائیں تاکہ بروقت یہ انتظام کیا جا سکے اور احباب ان مبارک ایام سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

امتحان سہ ماہی دوم مجلس انصار اللہ مرکزیہ

سالِ رواں کی دوسری سہ ماہی کا امتحان انشاء اللہ العزیز ۳۰ر احسان ۱۳۵۷ ہش / ۳۰ر جون ۱۹۷۸ء کو ہوگا۔ تمام اراکین سے گذارش ہے کہ اس میں شریک ہوں۔ امتحان کا نصاب حسبِ ذیل ہے:-

(۱) ترجمہ پارہ ۱۸ ربع چہارم (۲) کتاب پیغامِ صلح (۳) دس منتخب احادیثِ رسولؐ

نوٹ:- کتاب الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ سے دو روپے میں مل سکتی ہے۔ منتخب احادیث اخبار الفضل مورخہ ۷ر مئی ۱۹۷۸ء میں اور ماہانہ سرکلر ماہ مئی میں شائع کی جا چکی ہیں۔ ہر وہ شخص جو لکھ پڑھ سکتا ہے معیار اوّل کے مطابق امتحان دے گا۔ معیار دوم صرف ناخواندہ اراکین کے لئے ہے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ماہنامہ 'خالد' کا خصوصی نمبر

"مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر بین الاقوامی کانفرنس کی مکمل روداد مع حضور ایدہ اللہ کے اختتامی خطاب کا متن ماہنامہ 'خالد' کے خصوصی شمارہ کی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ باقاعدہ خریداران کو یہ رسالہ بھجوایا جا رہا ہے۔ جو احباب یہ شمارہ منگوانا چاہیں فوری طور پر دفتر کو لکھیں۔

(مینیجر ماہنامہ "خالد" ربوہ)

درخواستِ دعا

میری والدہ محترمہ عرصہ سے معدہ کے عوارض میں مبتلا ہیں۔ علاج معالجہ کے باوجود مرض شدت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور دیگر بہن بھائیوں سے میری دردمندانہ التجا ہے کہ دعا فرماویں کہ شافی خدا والدہ محترمہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور لمبی زندگی سے نوازے۔

(امۃ الحفیظ بنت میاں غلام محمد صاحب
ناصر آباد ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے
مبارک ہاتھوں سے قائم کردہ

دواخانہ حکیم نظام جان

سنہ ۱۹۱۱ء سے اسی نام سے دکھی انسانوں کی خدمت کرتا چلا آ رہا ہے۔

دواخانہ کی خدمات دن اور رات کے کسی حصہ میں بھی حاصل کی جا سکتی ہیں۔

منجانب انوار احمد جان
ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴